پارلیمانی نظام کا خدا حافظ!

عزیز الدین احمد

اور چودھری شجاعت کو مبوری دور کیلئے وزیراعظم نامزد کیا۔ نیز شوکت عزیز کی مستقبل کے وزیراعظم کی حیثیت سے نامزدگی کی۔

بیچارے جمالی کو جس نے صرف ایک دن پیشتر اعلان کیا تھا کہ وہ استعفیٰ نہیں دے رہا نہ صرف اپنے الفاظ واپس لینے پر مجبور کر دیا گیا بلکہ اسے پاکستان مسلم لیگ پارلیمانی پارٹی کے حکمنامہ موت پر دستخط بھی کرنے پڑے۔ اس موقع پر موجود مٹھی بھر ارکان اسمبلی نے اس بات پر ہلکا سا احتجاج کیا کہ اس بارے میں ان سے مشورہ نہیں کیا گیا۔ مسلم لیگ کی پارلیمانی پارٹی نے خاموشی سے اپنی موت کے پروانے پر دستخط کر دیئے۔ اس طرح جمالی کے خلاف کارروائی کو قانونی لحاظ سے جائز قرار دے دیا گیا۔

چودھری شجاعت نے اس طریق کار کو جائز قرار دینے کیلئے جس کے تحت ایک وزیراعظم کو برطرف کر کے اس کے دو جانشین نامزد کئے گئے' جو موقف اختیار کیا۔ اس سے بہت سے سوالات جنم لیتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ وزیراعظم سے استعفا طلب کرنے سے پیشتر مخلوط کابینہ کو اعتماد میں لیا گیا تھا۔ اگر یہ بات درست ہوتی تو پارٹی قائدین اس وقت صدائے احتجاج بلند نہ کرتے جب ہفتہ کے روز جمالی نے انہیں اپنے مستعفی ہونے کے فیصلہ سے مطلع کیا۔ چودھری شجاعت اسی سانس میں یہ دعویٰ بھی کرتے ہیں کہ پورے پارلیمانی گروپ نے سوموار کے اجلاس میں اس فیصلہ کی توثیق کر دی تھی اور اس کی مخالفت میں کوئی آواز نہیں اٹھی تھی۔ لیکن وہ اجلاس تو زیر بحث فیصلہ کے دو دن بعد ہوا تھا۔ اس سے بھی دلچسپ بات یہ ہے کہ اگر مخلوط کابینہ نے اس تبدیلی کی توثیق کر دی تھی تو دوبارہ اس سے منظوری لینے کی کیا ضرورت تھی؟ اصل میں جو کچھ وقوع پذیر ہوا وہ یہ لگتا ہے کہ وزیراعظم کی برطرفی کو زیر بحث لانے کیلئے پارلیمانی گروپ کا کوئی باقاعدہ اجلاس نہیں ہوا تھا۔ صدر نے اپنے طور پر فیصلہ کر کے جمالی اور شجاعت سے کہہ دیا کہ وہ دوسرے ارکان اسمبلی کو بھی مطلع کر دیں۔

شجاعت نے جمالی کی رخصتی کے بعد جو کچھ بتایا وہ بہت ہی دلچسپ ہے۔ وہ تسلیم کرتے ہیں کہ انہیں اپنی نامزدگی کے متعلق پارلیمانی پارٹی کے اجلاس میں جمالی کی تقریر سے پتہ چلا تھا۔ اگر پاکستان مسلم لیگ کے صدر کو جو خیر سے اس کے پارلیمانی لیڈر بھی ہیں۔ اتنے اہم فیصلہ کی بابت اعتماد میں نہیں لیا گیا تو بات پوری طرح واضح ہو جاتی ہے کہ یہ معاملہ پارلیمانی پارٹی کے اجلاس میں سرے سے زیر بحث آیا ہی نہیں۔ چودھری صاحب یہ بات بھی تسلیم کرتے ہیں کہ شوکت عزیز کا انتخاب صدر نے خود کیا تھا۔ اس ساری بحث سے ظاہر ہوتا ہے کہ وزیراعظم کی برطرفی اور ان کے جانشینوں کی نامزدگی کا فیصلہ کسی غیر پارلیمانی فورم میں کیا گیا۔ بعد ازاں پارٹی کو طے شدہ فیصلہ سے مطلع کر کے اس کی تائید و توثیق حاصل کر لی گئی۔

چودھری شجاعت کے حاصل کردہ 190 ووٹ ظاہر کرتے ہیں کہ حکمران کولیشن کے پورے بلاک نے ان کا ساتھ دیا۔ ہم نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ اہم فیصلہ کی بابت اعتماد میں نہ لئے جانے پر بھی کا اظہار کر رہے ہیں۔ جیسا کہ ابصار عالم نے ہر ایک سے پوچھا۔ ٹیلی ویژن پر بحث مباحثہ کے دوران بہت سے ارکان پارلیمنٹ نے حزب اختلاف کے دلائل کو

اگر مسلم لیگ کے صدر کو جو پارلیمانی لیڈر بھی ہیں' اتنے اہم فیصلہ کی بابت اعتماد میں نہیں لیا گیا تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہ معاملہ پارلیمانی پارٹی کے اجلاس میں سرے سے زیر بحث آیا ہی نہیں

جھٹلاتے ہوئے تسلیم کیا کہ وہ نظام کے مستقبل کے بارے میں کوئی واضح اور دو ٹوک رائے نہیں رکھتے۔

بہت سے لوگوں کو یہ جان کر یقیناً افسوس ہو گا کہ جنرل مشرف نے نہ صرف حکومت کی طنابیں اپنی گرفت میں لے رکھی ہیں بلکہ پاکستان مسلم لیگ کی کمان بھی سنبھال لی ہے۔ وہ عرصہ دراز سے مسلم لیگ کے ارکان پارلیمنٹ کو تبادلہ خیال کیلئے بلاتے اور انہیں اس پارٹی لائن کی بابت بتاتے جس پر انہیں عمل پیرا ہونا چاہئے۔ مشاورت اور تبادلہ خیال کے اس عمل سے جمالی اور پارٹی کے صدر چودھری شجاعت کو بھی الگ رکھا جاتا تھا۔ صدر نے انہیں ایسی تدابیر بھی بتائیں جو انہیں پارلیمانی بحث کے دوران استعمال کرنی چاہئیں۔ مثال کے طور پر ماہ رواں کے شروع میں ہونے والے ایک اجلاس کے دوران صدر نے ارکان پارلیمنٹ کو ہدایت کی کہ وہ اخلاق و مروت کو بالائے طاق رکھ کر اپوزیشن کی اچھی طرح خبر لیں۔ پارٹی کے چھوٹے بڑے تمام معاملات کو صدر جس طرح چلا رہے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملک کے نظام حکومت کو صدارتی طرز کے نظام میں بدل دیا گیا ہے۔ اس سے بھی زیادہ افسوسناک بات یہ ہے اس نظام کی بابت کوئی پیشگوئی نہیں کی جا سکتی۔ پس یہ انتہائی غیر مستحکم نظام ہے۔

صدر مشرف کے خیال میں سیاسی استحکام اس درجہ کو پہنچ گیا ہے کہ اب ماضی کے برعکس وزیراعظم کی تبدیلی پرامن طریقہ سے عمل میں آ سکتی ہے۔ انہیں یہ بات کہنے کا حوصلہ اسلئے ہوا کہ وہ جمالی کو بڑی آسانی سے برطرف کرنے میں کامیاب ہو گئے نہ جمالی کی طرف سے مزاحمت ہوئی نہ پارلیمانی پارٹی نے صدائے احتجاج بلند کی۔ عوام کی طرف سے بھی کسی رد عمل کا اظہار نہیں کیا گیا۔ یہ سب کچھ سیاسی استحکام کی علامت نہیں۔ جمالی کی بطور وزیراعظم تقرری انجینئرڈ طریقہ سے عمل میں آئی تھی۔ انہیں عوامی مینڈیٹ حاصل نہیں تھا۔ انہیں اسی طریقہ سے چلتا کر دیا گیا تو کسی طرف سے افسوس کا اظہار نہیں ہوا۔

جمالی آرمی چیف کے ماتحت اس کے وضع کردہ سیٹ اپ میں کام کرنے پر آمادہ ہو گئے تھے۔ وہ شطرنج کے مہرے بن کر رہنے پر آمادہ ہو گئے تھے اور شرمناک کارکردگی کا اظہار کرتے رہے۔ انہیں بھی سرمایہ اور اقتصادی کی چکاچوند کی کمی اسی پر مطمئن ہو گئے۔ یہ بات ہوئے کہ وہ مشرف کے تراشیدہ بت ہیں۔ ان اشارہ ابرو پر اپنا منصب چھوڑنے کو تیار ہو گئے۔ اگر طریقہ سے منتخب کیا گیا شخص ہوتا تو اتنی آسانی سرنڈر نہ کرتا۔

انہیں وزارت عظمیٰ جیسے اعلیٰ منصب پر اس بٹھایا گیا کہ ان میں بعض ایسی خامیاں تھیں جن آسانی بلیک میل کیا جا سکتا تھا۔ شجاعت بھی نا وجوہات کے باعث دب کر کام کرنے پر ہو گئے۔ جہاں تک شوکت عزیز کا تعلق ہے' ا تقرر بین الاقوامی مالیاتی اداروں کو یہ یقین دلانے عمل میں آیا ہے کہ صدر مشرف کی پالیسیاں جو توں جاری رہیں گی اور یہ کہ نئی حکومت سا حکومتوں سے خاصی روشن خیال' جدت پسند اور ل ہے۔ وہ اس حقیقت سے آگاہ ہیں کہ سیاسی لحاظ سے کسی قد کاٹھ کے مالک نہیں' اس لئے انہیں جو نہی ملے گا وہ اپنی کرسی خالی کر دیں گے۔

یہ نظام یکسر غیر فطری ہے۔ جونہی صحیح طر سے منتخب ہونے والا وزیراعظم آئے گا یہ نظام کرنا چھوڑ دے گا۔

فرانسیسی نظام میں وزیراعظم ثانوی حیثیت ر ہے۔ صدر مشرف وردی اتارنے سے اس خوفزدہ ہیں کہ اس صورت میں کوئی سویلین صد بن سکتا ہے۔ صدر کے مستقبل کی بابت غیر یقی صورتحال بھی عدم استحکام کے ذمہ دار عوامل میں سے ایک ہے۔ ■

Democracy 2/7/04 روزنامہ وقت

9